سیاست فاروقی پر ایک نظر

(از مولوی عبدالوالی صاحب آروی)

برادران ملت۔ آج میں اس فرمانروا کی سیاست کے احوال آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں جو اسلام کا قوۃ بازو تھا جس کی حشمت وعظمت سے دنیا لرزتی تھی رعب ودبدبہ سے بڑے بڑے جنگجو سپاہی کانپتے تھے جسکو فاروق اعظم کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آج میں آپ کی تمام صفات کو چھوڑ کر آپ کی سیاست کو آپ کے سامنے پیش کرونگا۔ سنئے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اگر کوئی حکمران حکومت کرنا چاہتا ہے تو اسکے لئے امن وامان کا قائم کرنا لابدی چیز ہے اگر اس کی حکومت میں امن وامان کی جگہ فتنہ وفساد ہو تو وہ ایکدم بھی چین سے زندگی نہیں گذار سکتا۔

فاروق اعظم کی حکومت مصر کے انتہائے حدود سے لیکر خراسان وسیستان تک پھیلی ہوئی تھی جسمیں ہر قوم اور ہر ملت کے لوگ آباد تھے ایران وروم کا ہر ہر فرد مسلمانوں کو حسد کی نگاہ سے دیکھتا مگر ان تمام چیزوں کے باوجود نقض امن کا ایک واقعہ بھی تاریخ میں نہیں ملتا۔ عرب جو فتنہ وفساد کا مسکن قتل وغارت کا ملجا بدامنی وہیجان کا ماوا تھا وہ فاروق اعظم کے زمانہ میں دنیائے سکون معمورہ امن بن گیا تھا اور وہ حالت ہوگئی تھی جسکی پیشین گوئی سردار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی۔ عدی بن حاتم فرماتے ہیں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا اے عدی تم نے حیرہ دیکھا ہے؟ میں نے کہا نہیں مگر وہاں کے حالات سے واقف ہوں فرمایا اگر تمہاری عمر دراز ہوئی تو تم دیکھوگے کہ ایک عورت تن تنہا حیرہ سے چلکر طواف بیت اللہ کریگی اور اسکو سوا خدا کے کسی کا ڈر نہ ہوگا اسوقت عدی کے دل میں یہ سوال پیدا ہوا تھا کہ قبیلہ طے کے راہزن کیا ہو جائیں گے جنہوں نے ہر طرف فساد کی آگ بھڑکا رکھی ہے مگر وہ زمانہ دور نہ تھا کہ عہد فاروقی میں جب حیرہ فتح ہوا تو اس سوال کا جواب عدی کو مل گیا وہ خود فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھ لیا کہ مقام حیرہ سے ایک عورت چلتی ہے اور بیت اللہ کا طواف کرتی ہے۔ خدا کے سوا اسکو کسی کا خوف نہ تھا ایسا امن وامان قائم کرنا کسی دوسرے کا کام نہ تھا یہ فاروق اعظم کی سیاست کا ادنی کرشمہ ہے۔ اس امن عامہ کا ضامن آپ کا وہ طرز سیاست تھا جسکو آپنے عرب وعجم کے لئے اختیار کیا تھا آپ کی رعایا میں وہ پارسی عیسائی بھی تھے جو مدت تک شہنشاہیت کے لقب سے ممتاز رہے تھے ان کو رعایا بننا ایک دم بھی گوارا نہ تھا۔ بہت سے لوگ ایسے تھے جو خلافت کو بنوامیہ اور بنو ہاشم کا حق سمجھتے تھے بلکہ بعض بنو ہاشم خلافت فاروقی کو رشک کی نگاہوں سے دیکھتے تھے ایسی حالت میں بڑے بڑے مدبرین بلکہ مصلحین اخلاق تک کو اس حکمت عملی سے کام لینا پڑتا ہے جسکو دوسرے لفظوں میں مکر وفریب خدع وحیل ظاہر داری ونفاق کہا جاتا ہے مگر فاروق اعظم کے کارنامے ان تمام "حکمت عملیوں" سے پاک تھے آپ جو کام کرتے تھے علی روس الاشہاد کرتے تھے اور عوام الناس کو اس کی مصلحت سے آگاہ کر دیتے تھے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو جب عہدہ کمانڈری سے معزول کیا تو یہ کہدیا انی لم اعزل خالدا عن سخطۃ و لاخیانۃ ولکن الناس فتنوا بہ فخفت ان یوکلوا الیہ یعنی میں نے خالد کو کسی غصہ اور ناراضی کی وجہ سے معزول نہیں کیا ہے

بلکہ لوگوں نے ان کے متعلق فتنہ پیدا کردیا۔ اسلئے مجھے ڈر ہے کہ کہیں لوگ اسی پر مستعد نہ کردیے جائیں۔ مثنی کی معزولی کے وقت بھی اسی قسم کا کلمہ کہا۔ یہود کو سرزمین حجاز سے جب جلاوطن کیا تو مجمع عام میں سردار دوعالم ؐ کے معاہدہ کو یاد دلایا اور یہود کی بددیانتی ظلم وتعدی کو بیان فرمایا جسمیں یہ جملہ بھی تھا ولیس لنا ھناک عدو غیرھم وھم عدونا۔ یعنی ان (یہود) کے سوا ہمارا وہاں کوئی دشمن نہیں۔ اور یہ تو دشمن ہیں ہی۔ جس رعایا کا یہ حال ہو اس کے جلاوطن کرنے کو کون غیر منصفانہ کہہ سکتا ہے۔ آپ کی سیاست میں ایک اہم ترین خصوصیت یہ تھی کہ شاہ وگدا امیر وغریب سب کا ایک رتبہ تھا۔ ایک بار مدینہ کی عورتوں کو آپنے چادر عطا فرمائی ایک عمدہ چادر بچ گئی تو بعض نے کہا کہ حضرت اپنی بیٹی کو دیدیجئے آپنے فرمایا ام سلیط احق فانھا کانت تزفر لنا القرب یوم احد۔ ترجمہ ام سلیط (ایک قدیم الاسلام انصاریہ صحابیہ تھیں) زیادہ مستحق ہیں کیونکہ وہ غزوہ احد میں ہماری مشکیں سیتی تھیں۔ اس انصاف کی وقعت ہمارے دل میں اور بڑھ جاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ فاروق اعظم کا وظیفہ اصحاب بدر سے زائد نہ تھا کیونکہ آپ بھی اس مقدس گروہ کے ایک فرد تھے . .

. . . .

. . . . . آپ کی حکومت اور سیاست نے جو شہرت عامہ حاصل کی تھی اس کی ایک وجہ عدل فاروقی تھا جو کہ رورعایت سے بالکل معرا تھا دوست ودشمن میں کوئی فرق نہ تھا آپ کسی کو بغض وعناد کی وجہ سے سزا نہیں دیتے تھے آپکا سینہ ان تمام چیزوں سے پاک وصاف تھا آپ کا بیٹا ابو شحمہ مے نوشی کے جرم میں گرفتار ہو کر دربار فاروقی میں لایا جاتا ہے آپ اسکو اپنے ہاتھوں سے ۸۰ درہ لگاتے ہیں اور اسی میں ان کا انتقال ہو جاتا ہے۔

قدامہ بن مظعون جو کہ آپ کے سالے تھے مے نوشی کے جرم میں گرفتار ہو کر آتے ہیں سر بازار انکی کوڑے لگائے جاتے ہیں۔ آپ اپنے خاندان اور بنو ہاشم کو ملکی عہدہ نہ دیتے کیونکہ آپ کو ان کے زور پکڑ جانے کا خوف تھا آپ کی سیاست کا بڑا قانون یہ تھا کہ ملک کا کوئی واقعہ آپ سے مخفی نہ رہنے پائے آپ کو معلوم ہو چکا کہ آپ کی سلطنت کتنی وسیع تھی باوجود اسکے جب دور دراز ممالک سے کوئی وفد آتا تو نام بنام پکارتے اسکو دیکھکر حاضرین متحیر ومتعجب ہو جاتے تھے۔

سیاست کا اہم ترین اصول فطرت شناسی ہے آپ ہر شخص اور ہر قوم کی فطرت سے واقف ہونا چاہتے تھے اور اس وصف میں وہ کمال بہم پہنچایا تھا کہ تمام صحابہ اسکو تسلیم کرتے تھے۔ شام کے سفر میں جب ایک خاص مشورہ کی ضرورت پیش آئی تو آپنے عملاً اپنی فطرت شناسی کا ثبوت دیا۔ پہلے عبداللہ بن عباس کو بھیجکر مہاجرین کو بلوایا جب انمیں اختلاف رائے ہوا تو فرمایا سب لوگ اٹھ جائیں انصار کو بلایا جب انھوں نے بھی وہی مسلک اختیار کیا تو آپنے فرمایا فتح مکہ کے ان مہاجرین کو جو قریش ہیں ان کو بلاؤ وہ آئے اور انمیں سے ایک نے بھی مخالفت نہ کی۔ آپ کی خلافت کا اہم ترین سبب یہ تھا کہ ہر کام کیلئے اسکے ماہر کو مقرر فرماتے۔ سیاست میں یہ چار ہستیاں ممتاز تھیں۔ امیر معاویہ، عمرو بن عاص، مغیرہ بن شعبہ۔ زیاد بن سمیہ ان چاروں کو ملک کی اہم خدمات سپرد کیں۔ جنگی مہمات کیلئے عیاض بن غنم۔ سعد بن وقاص، خالد بن ولید۔ نعمان بن مقرن کو چنا۔ انشاء پردازی کیلئے عبداللہ بن ارقم۔ زید بن ثابت کو انتخاب فرمایا جنکی ہستی اس فن کیلئے مایہ ناز تھی۔ قاضی شریح۔ کعب بن ثور۔ سلمان بن ربیعہ، عبداللہ بن مسعود جو فیصلہ میں امتیازی شان رکھتے تھے انکو قاضی مقرر فرمایا حقیقت یہ ہے کہ جس شخص کو جس کام پر مامور کیا گویا وہ اسی لئے پیدا کیا گیا تھا۔